بسم الله الرحمن الرحيم

علماء اہلحدیث اوراحناف میں اختلافی مسائل میں سے مسئلہ رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) بھی ایک اختلافی مسئلہ ہے ہر ذی علم کا فرض ہے کہ عوام کی دنیا اور آخرت کی خیر خواہی کے لئے قرآن وحدیث کی رو سے مسائل کی وضاحت کرے۔ تو اسی سلسلہ میں مسئلہ رفع الیدین کے متعلق چند احادیث رسول ﷺ پیش کی جاتی ہیں۔

قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ انصاف کی عینک لگا کر اور تعصب وتقلید کی عینک کو اتار کر ان احادیث پر غور فرمائیں۔ (لعلكم تهتدون)

احادیث رسول الله ﷺ

۱۔ عن سالم بن عبدالله عن ابيه ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك ايضاً وقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود۔

(رواہ البخاری ص۱۰۲ جلد۱، مسلم ص ۱۶۸ ج۱، ابوداؤد ص۱۰۴ ج۱، والترمذی ص ۵۷ ج۱، والنسائی ص۱۲۳ ج۱ وابن ماجہ ص۶۲ والدارمی ص۱۴۷)

"سالم بن عبداللہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر بلند کرتے۔ اور جب آپ رکوع کو جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے ۔اور جب رکوع سے اٹھتے تو (سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد) کہتے اور سجدے میں ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے''

قال محمد قال علی بن عبداللہ حق علی المسلمین ان یرفعوا ایدیھم بحدیث الزھری عن سالم عن ابیہ ۔(بخاری ص۱۰۲ ج۱۔ایک نسخہ)

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ علی بن عبداللہ المدینی (شیخ البخاری) نے فرمایا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں اس حدیث کی وجہ سے جو زہری نے سالم سے اور سالم نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر سے بیان فرمائی ہے۔

۲. **عن ابی قلابة انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ ﷺ صنع ھکذا .**

(رواہ البخاری ص ۱۰۲ج۱،مسلم ص ۱۶۸ ج۱، ابوداؤد ص۱۰۹ج۱،والنسائی ص۱۰۳ج۱،وابن ماجہ ص۶۲ والدارمی ص۱۴۷)

''ابوقلابہ سے روایت ہے بے شک اس نے مالک بن حویرث کو دیکھا جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور مالک بن حویرثؓ نے ابوقلابہ کو بتایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے''

۳. **عن علقمة بن وائل ومولی لھم انھما حدثاہ عن ابیہ وائل بن حجر انہ رای النبی ﷺ رفع یدیہ حین دخل فی الصلوة کبر وصف ھمام حیال اذنیہ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما وکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حمده رفع یدیه فلما سجد سجد بین کفیه۔

(اخرجہ مسلم فی صحیحہ ص۱۷۳ ج۱، ابوداؤد ص۱۰۵ ج۱)

وقال محمد فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال ھی صلوۃ رسول اللہ ﷺ فعلہ من فعلہ وترکہ من ترکہ ۔(ابوداؤد)

''علقمہ بن وائل اوران کے ایک مولی سے روایت ہے بے شک ان دونوں نے عبدالجبار بن وائل کو حدیث بیان کی ہے اپنے باپ وائل حجر سے کہ بے شک وائل بن حجر نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جب آپ نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہمام (جواس روایت کے راوی ہیں) نے بیان کیا کہ یہ ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھرآپ نے اپنے کپڑے کو لپیٹ لیا پھراپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔ جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اپنے ہاتھ اٹھائے اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا''

اورامام ابوداؤدؒ اسی روایت کونقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ محمد بن جحارہ نے حسن بصریؒ کے پاس اس حدیث کو ذکر کیا تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے جس نے اس طرح پڑھی اس نے پڑھی، اور جس نے چھوڑ دی اور چھوڑ دی۔

اب مسلم شریف اورحسن بصری کی مذکورہ بالا عبارت دیکھ کر عقل مند یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ رفع الیدین نماز میں کتنا اہم ہے۔

۴. اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ ﷺ منھم ابوقتادۃ قال ابوحمید انا اعلیکم بصلوۃ رسول اللہ ﷺ قالوا فلم فواللہ ماکنت باکثر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ناله تبعة ولا اقدمنا صحبة قال بلى قالوا فاعرض قال كان رسول الله ﷺ اذا قام الى الصلوٰة يرفع يديه حتى يحاذى بهما منكبيه ثم كبر حتى يقر كل عظم فى موضعه معتدلا ثم يقرا ثم يكبر فيرفع يديه حتى يحاذى بهما منكبيه ثم يرفع ويضع راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل فلا ينصب راسه ولا يقنع ثم يرفع راسه فيقول سمع الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذى منكبيه معتدلا ثم يقول الله اكبر ثم يهوى الى الارض فيجافى يديه عن جنبيه ثم يرفع راسه فيثنى رجله اليسرى ويقعد عليها ويفتخ اصابع رجليه اذا سجد ثم يسجد ثم يقول الله اكبر ويرفع ويثنى رجله اليسرى فيقعد عليها حتى يرجع كل عظم الى موضعه يصنع فى الاخرى مثل ذلک ثم اذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذى بهما منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلوة ثم يصنع ذلک فى بقية صلوته حتى اذاكانت السجدة التى فيها التسليم اخر رجله اليسرى وقعد متوركا على شقه الايسر قالوا صدقت هكذا كان يصلى ﷺ ۔ (اخرجه ابوداؤد ص۱۰٦ج۱ ،والدارمی ص ۱۵۵،وابن ماجه ص٦۲ ،واحمد فی مسنده ص۴۲۴ ج۵ ،مختصراً)

'' محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدیؓ سے سنا رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کی مجلس میں ان میں ابوقتادہؓ بھی تھے ابوحمید ساعدیؓ نے کہا میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں انہوں نے کہا کس وجہ سے تو زیادہ جانتا ہے حالانکہ اللہ کی قسم تو نے ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا نہیں کی اور نہ ہی تو نے ہم سے پہلے آپ کی صحبت اختیار کی ۔ابوحمیدؓ نے کہا ہاں انہوں نے کہا پیش کر (بیان کر) ابوحمیدؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

برابر اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے۔حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھہر جاتی اور آپ سیدھے کھڑے ہوتے پھر آپ قراءت کرتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور رکوع میں اعتدال کرتے آپ کا سر مبارک نہ پشت سے نیچا ہوتا اور نہ ہی اونچا۔ پھر اپنے سر مبارک کو رکوع سے اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف مائل ہوتے (سجدہ کے لئے) اور سجدہ میں اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں کو سجدے کی حالت میں پھر اللہ اکبر کہہ کر سر کو اٹھا لیتے پھر بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جیسا کہ نماز کے شروع میں کرتے تھے پھر اپنی باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے اور آخری تشہد بیٹھتے وقت بائیں پاؤں کو آگے کرتے اور زمین پر بیٹھ جاتے اپنی بائیں طرف پر۔تو دس کے دس صحابہؓ نے ہی کہا تو نے سچ کہا۔اسی طرح نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے تھے''

تارکین رفع الیدین کے دلائل پر ایک تحقیقی نظر

تارکین رفع الیدین حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں،

عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود الا اصلی بکم صلوة

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة۔

(رواہ الترمذی وحسنہ ص۵۸)

''حضرت علقمہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا میں تم کو نبی اکرم ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پس نماز پڑھی تو اپنے ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر کے وقت ہی اٹھایا''

مگر اس روایت سے عدم رفع الیدین پر استدلال کرنا غیر صحیح ہے امام ابوداؤدؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے،

ھذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس ھو بصحیح علی ھذا اللفظ. (بحوالہ عون المعبود ص۲۷۳ جلد ا مشکوۃ ص۷۷ جلد ا)

امام ابوداؤد فرماتے ہیں ''یہ حدیث لمبی حدیث سے مختصر ہے اور یہ حدیث اس لفظ پر صحیح نہیں ہے''

امام ابن ابی حاتم اپنی کتاب العلل ص۹۶ میں فرماتے ہیں،

سالت ابی عن حدیث رواہ الثوری عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبدالله بن مسعود الخ قال ابی ھذا خطاء وھم فیه الثوری ۔

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ''میں نے اپنے باپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا جس کو سفیان ثوری نے عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود الخ روایت کیا ہے تو میرے باپ نے جواباً فرمایا یہ خطا ہے سفیان ثوری نے اس میں وہم کیا ہے''

اور امام بخاریؒ اپنی کتاب جزء رفع الیدین (ص۹) میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قال احمد بن حنبل عن يحیی بن آدم قال نظرت فی حدیث عبدالله بن ادریس عن عاصم بن کلیب لیس فیه ثم لم یعد فهذا اصح الخ

کہ یحیی بن آدم فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ادریس کی حدیث کو دیکھا اس میں ثم لم یعد کے لفظ ہی نہیں تھے اور یہ اصح ہے۔

پھر امام بخاریؒ نے طویل حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہؓ کی یہ روایت (فطبق یدیہ فجعلہما بین رکبتیہ) اہل نظر کے نزدیک محفوظ ہے اور امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب الجامع الترمذی ص ۵۸ میں ہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی رویت نقل کرنے سے پہلے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا قول نقل کیا ہے،

قال عبدالله بن المبارک قد ثبت حدیث من یرفع و ذکر حدیث الزهری عن سالم عن ابیه ولم یثبت ابن مسعود ان النبی ﷺ لم یرفع الا فی اول مرة . انتهی (ص۵۸)

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں تحقیق رفع الیدین کی حدیث ثابت ہے اور دلیل میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی حدیث ترک رفع الیدین صحیح نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل اور یحیی بن آدم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور امام بخاریؒ نے ان کی موافقت کی ہے امام دارقطنی نے فرمایا ہے (**لم یثبت**) یعنی یہ روایت ثابت نہیں ہے اور امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں (**هذا احسن خبر روی لاهل الکوفة فی نفی رفع الیدین عند الرکوع وعند الرفع منه وهو فی الحقیقة اضعف شیء یعول علیه لان له عللاتبطله**۔ انتہی

یعنی امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کوفہ والوں کے لئے ترک رفع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الیدین(عند الرکوع والرفع منه)کےمتعلق سب سےاحسن روایت ہے جوکہ اصل میں سب سے زیادہ ضعیف حدیث ہے کہ اس پر رجوع کیا جائے کیونکہ اس حدیث میں کئی اسباب ہیں جواس کو باطل کرتے ہیں اورامام بزارفرماتے ہیں(لایثبت ولا یحتج بمثله) کہ یہ روایت نہ تو ثابت ہے اور نہ ہی اس جیسی حدیث سے استدلال کیا جاسکتا ہے اورامام ابوعمر بن عبدالبرؒ فرماتے ہیں(هو من آثار معلولة ضعيفة عند اهل العلم) کہ یہ اہل العلم کے نزدیک ان آثار سے ہے جس کو اہل علم نے ضعیف اور معلول قرار دیا ہے اورامام ذھبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں(عاصم بن كليب كان من العباد الاولياء لكنه مرجئى وثقه ابن معين وغيره وقال ابن المدينى لا يحتج بما انفرد به)(میزان الاعتدال ص۵ جلد۲)یعنی عاصم بن کلیب اولیاء میں سے تھے اس کو یحیی بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے لیکن مرجی (جہمی)عقیدہ رکھنے والا تھا اور علی بن مدینی (امام بخاری کے استاد) فرماتے ہیں کہ اگر عاصم بن کلیب اکیلا کوئی چیز بیان کرے تو اس سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔اوراس عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث میں عاصم بن کلیب اکیلا بیان کر رہا ہے اس لئے اس روایت سے استدلال کرنا غیر صحیح ہوا۔

ان بیان کردہ اقوال سے ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث نہ تو صحیح ہے اور نہ ہی حسن بلکہ یہ روایت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ان آئمہ کے مقابلہ میں ابن حزمؒ نے اس کو صحیح اور ترمذی نے حسن مگران کے صحیح اور حسن کہنے کو اتنے ائمہ کے ضعیف کہنے کے بالمقابل نہیں رکھا جاسکتا۔

وايـن يـقـع تحسين الترمذى مع مافيه من التساهل وتصحيح ابن حزم من طعن اولئک الائمة الحفاظ النقاد القائمين بمعرفة فن المعلول ۔

اوراگرامام ترمذی کا حسن اورابن حزم کا صحیح کہنا تسلیم بھی کرلیا جائے تو پھر بھی یہ

روایت طعن (جرح) اور تعدیل کے اختلاف سے خالی نہیں ہے اور اہل حدیث اور اہل اصول کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ (ان الجرح مقدم علی التعدیل) اور اسکے باوجود اگر تارکین رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس روایت سے استدلال کرنے پر مصر ہیں تو ان سے التماس ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی دوسری احادیث مثلاً تطبیق الیدین بین الرکعتین عند الرکوع رکبتین سے بھی استدلال کر کے عوام میں اپنے مسلک کی تشہیر کریں جیسا کہ وہ ترک رفع الیدین کا استدلال کر کے عوام میں تشہیر کرتے ہیں۔

نکته عجیبه :۔

تارکین رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) جس روایت سے تکبیرہ تحریمہ کے وقت رفع الیدین کی ہمیشگی کی دلیل پکڑتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ہی حدیث ہے جس کو ہم (ص ا) پر ذکر کر چکے ہیں چنانچہ صاحب رقم طراز ہیں ویرفع یدیه مع التکبیر وھو سنة لان النبی ﷺ واظب علیه (ص ۸۸ جلد ا) درایة فی تخریج احادیث الھدایه۔

یعنی پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کرے اور یہ سنت ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس پر ہمیشگی کی ہے۔ اور حافظ زیلعی حنفی فرماتے ہیں روی ان النبی ﷺ واظب علی رفع یدیه عند تکبیرة الافتتاح قلت ھذا معروف فی احادیث صفة صلوته علیه السلام منھا حدیث ابن عمر اخرجه الائمة الستة فی کتبھم عن سالم عن ابیه عبدالله بن عمر قال رایت رسول الله ﷺ اذاافتتح الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد مایرفع راسه من الرکوع ولا یرفع من السجدتین (انتھی نصب الرایه فی تخریج

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

احادیث الهدایه۔(ص۱۶۱جلد۳)

یعنی نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ تکبیرہ تحریمہ کے وقت رفع الیدین پر ہمیشگی کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق وارد حدیثوں میں معروف ہے ان احادیث میں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ہے جس کو ائمہ ستۃ نے صحاح ستہ میں روایت کیا ہے کہ سالم اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب بھی نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

حالانکہ اسی روایت میں (جس سے تارکین رفع الیدین تکبیرہ تحریمہ کے وقت رفع الیدین پر مواظبت کا استدلال کیا ہے) دو ایسی باتیں موجود ہیں جن کو احناف نے تقلید کی بنا پر ترک کر دیا ہے۔

۱. **حتی یحاذی منکبیه۔** یعنی رفع الیدین کندھوں تک کرنا

۲. **واذا اراد ان یرکع وبعد مایرفع راسه من الرکوع ۔**
یعنی جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔

غرض یہ کہ تارکین نے اس روایت کے بعض حصے سے اپنے مسلک کی تائید کے لئے استدلال کر لیا اور باقی روایت کو ترک کر دیا یعنی میٹھا میٹھا ہڑپ ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھوہ اور ہدایہ ہی میں مذکور ہے،

ویرفع یدیه حتی یحاذی بابها میه شحمة اذنیه وعند الشافعی یرفع الی منکبیه له حدیث ابی حمید الساعدی قال کان النبی ﷺ اذاکبر رفع یدیه الی منکبیه ولنا حدیث وائل بن حجر البراء وانس ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

النبی علیه السلام کان اذا کبر رفع یدیه حذاء اذنیه ۔

یعنی مصلی کانوں تک رفع الیدین کرے یہ ہمارا مذہب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کندھوں تک رفع الیدین کرے اور امام شافعی کی دلیل ابوحمید ساعدیؓ کی حدیث ہے (جو ہم نے ص پر بیان کی ہے) اور تارکین کی دلیل حضرت وائل بن حجرؓ اور براء بن عازب اور حضرت انسؓ اجمعین کی احادیث ہیں (وائل بن حجرؓ کی حدیث ص پر دیکھیں) اب اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ امام شافعی کی دلیل (حدیث ابی حمید الساعدی جو صاحب ھدایہ نے ذکر کی ہے) میں رفع الیدین کا کندھوں تک اٹھانے کا ذکر ہے اور رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے جیسا کہ حافظ زیلعی حنفی نے اس روایت کو صراحۃ بیان فرمایا ہے **قلت رواه الجماعة الا مسلما** الخ اور صاحب ھدایہ نے اپنے استدلال کے لئے وائل بن حجر کی حدیث کا انتخاب کیا ہے جیسا کہ ان کے اس قول سے صاف ظاہر ہے (ولنا روایۃ وائل بن حجر الخ اور اس میں بھی رفع الیدین (**عند الرکوع والرفع منه**) کا ذکر موجود ہے علامہ زیلعی حنفیؒ نصب الرایہ میں لکھتے ہیں **روی وائل والبراء وانس رضی الله عنهم ان النبی ﷺ کان اذا کبر رفع یدیه حذاء اذنیه قلت اما حدیث وائل فاخرجه مسلم فی صحیحه عن عبدالجبار بن وائل عن علقمه بن وائل ومولی لهم انهما حدثاه عن ابیه وائل بن حجر انه رای النبی ﷺ رفع یدیه حین دخل فی الصلوة کبر وصف همام حیال اذنیه ثم التحف بثوبه ثم وضع یده الیمنی علی یده الیسری فلما ارادا ان یرکع اخرج یدیه من الثوب ثم رفعهما ثم کبر فرکع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه فلما سجد سجدبین کفیه** ۔(نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الہدیہ ص۱۶۲ مسلم ص۱۷۳ جلد۱)(اس کا ترجمہ ص پر ملاحظہ فرمائیں)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تارکین رفع الیدین (عنـد الرکوع والرفع منه) نے اس روایت کے بھی بعض حصے سے اپنے مسلک کی تائید میں استدلال کیا ہے حالانکہ اسی روایت میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم ہے جس کو انہوں نے نا انصافی کی وجہ سے ترک کر دیا ہے،

تلک اذاً قسمة ضیزی. (النجم)

تارکین رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) کی دوسری دلیل،

قـال مـحـمـد اخبـرنـا محمد بن ابان بن صالح عن عبدالعزیز بن حـکیـم قـال رایـت ابـن عـمر یرفع یدیه هذاء اذنیه فی اول تکبیرة افتتاح الصلوة ولم یرفعهما فیما سوی ذلک ۔(اخرجہ محمد فی موطاص ۹۳)

یعنی عبدالعزیز بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ تکبیرہ تحریمہ کے وقت کانوں تک رفع الیدین کرتے تھے اور اس کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر یہ روایت بھی نا قابل اعتبار و احتجاج ہے کیونکہ اس کی سند میں اولا محمد بن ابان بن صالح ہیں وثانیا عبدالعزیز بن حکیم ہیں جن کے متعلق محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ ذھبی میزان الاعتدال میں رقم طراز ہیں، **مـحـمـد بن ابان بن صالح الـقـرشـی ویـقـال له الجعفی الکوفی حدث عن زید بن اسلم وغیره ضعفه ابوداؤد وابن معین وقال البخاری لیس بالقوی وقیل کان سرجیا** . (میزان الاعتدال ص ۱۴ جلد ۳)

محمد بن ابان صالح قرشی جعفی کوفی زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کرتا ہے امام ابوداؤد اور یحیی بن معین نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ راوی قوی نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے اور مرجی بھی کہا گیا ہے ۔ یہ تھے امام محمد کے استاد محمد بن ابان بن صالح اور مذکورہ بالا روایت کے راوی اب محمد بن ابان بن صالح کے استاد کا حال سنئے علامہ ذھبیؒ فرماتے ہیں، عبدالعزیز بن حکیم الحضرمی صلیت خلف زید بن ارقم علی میت فکبر خمس تکبیرات سمعه منه معمه اورده العقیلی لا یعرف وقال ابن معین ثقة وقال ابوحاتم لیس بالقوی یسمع ابن عمر وعنه الثوری ایضا ۔ (میزان الاعتدال ص ۳۵ جلد ۲)

یعنی امام عقیلی نے اس کو غیر معروف (مجہول) ابن معین نے ثقہ اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے۔

مذکورہ بالا عبارات سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور منکر بھی ہے کیونکہ عبداللہ بن عمرؓ سے ثقات رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) کی روایات بیان کرتے ہیں جو کہ صحیح ہیں اور یہ ضعیف راوی ان کی مخالفت کرتے ہیں اس لئے اس روایت سے استدلال کرنا کوئی عقلمندی نہیں ۔

تارکین رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) کی تیسری دلیل

عن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرة الاولی من الصلوة ۔ (طحاوی ص ۱۳۳)

''یعنی مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی آپ تکبیرہ تحریمہ کے وقت ہی رفع الیدین کرتے تھے''

مگر اس روایت سے بھی استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ یہ روایت کئی وجوہات سے ضعیف اور نا قابل اعتبار ہے۔

اولاً: اس کی سند میں ابوبکر بن عیاش واقع ہے اور وہ ضعیف اور متکلم فیہ ہے اور امام بیہقی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے اپنی کتاب المعرفۃ میں اس اثر کو بیان کرنے کے بعد امام بخاری کا قول نقل کیا ہے (**قال البخاری ابوبکر بن عیاش اختلط باخرہ**) یعنی ابوبکر بن عیاش کا حافظہ صحیح نہیں رہا تھا آخر عمر میں اس لئے ابوبکر بن عیاش کی روایت سے استدلال کرنا نا قابل اعتبار ہے۔

ثانیاً: اور یہ روایت ان روایات کے معارض بھی ہے جس کو مجاہد کے دیگر اصحاب مثلاً ربیع، لیث، طاؤس، سالم، نافع، ابوالزبیر، محارب بن دثار وغیرھم بیان کرتے ہیں (**رایـنـا ابـن عمر یرفع یدیه اذا کبر واذا رفع**) یعنی ہم نے ابن عمر کو رکوع اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا۔

ثالثاً: امام بخاری کے استاد اور جرح وتعدیل کے امام یحی بن معین فرماتے ہیں (**قال ابن معین حدیث ابی بکر بن عیاش عن حصین انما ھو تو ھم منه لااصل له**) یعنی ابن معین فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن عیاش کی یہ حدیث جو حصین سے بیان کرتا ہے یہ اس کا وھم ہے اس کا کچھ بھی اصل نہیں اور امام بخاری خود جزء رفع الیدین میں فرماتے ہیں ،**یروی عن ابی بکر بن عیاش عن حصین عن مجاھد انه لم یر ابن عمر رفع یـدیه الا فی اول التکبیر وروی عنه اهل العلم انه لم یحفظ من ابن عمر الا ان یـکـون سهـا الاتـری ان ابـن عـمـر کان یرمی من لایرفع یدیه بالحصی فکیف یترک ابن عمر شیا یامر به غیره وقدر ای النبی ﷺ فعله .انتھی**

یعنی ابوبکر بن عیاش کی روایت محفوظ نہیں ہے کیونکہ وہ اس کو بھول گیا ہے اور عبداللہ بن عمر جو رفع الیدین نہیں کرتا تھا اس کو کنکریاں مارتے تھے تو ابن عمر جس چیز کا خود دوسروں کو حکم کرتے ہیں اس کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ (جزء رفع الیدین)

مذکورہ بالا عبارات کا ماحصل یہ ہے کہ اس روایت سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فهدی الله سبحانه وتعالی هؤلاء المقلدین الذین یترکون حدیث ابن عمر الصحیح المتفق علیه ویتمسکون بحدیثه الضعیف الذی حکم امام الجرح والتعدیل یحیی بن معین علیه انما هو توهم من ابی بکر بن عیاش لا اصل له ۔

تارکین رفع الیدین (عند الرکوع والرفع منه) کی چوتھی دلیل

عن الحسن بن عیاش عن عبدالملک بن ابحر عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم النخعی عن الاسود قال رایت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود۔ (رواہ الطحاوی ص۱۳۳)

یعنی اسود فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب ؓ کو دیکھا کہ پہلی دفعہ رفع الیدین کیا پھر نہیں کیا۔

اولاً: اس اثر کی سند میں ابراہیم نخعی واقع ہیں جو کہ مدلس ہیں اور اس کو عن سے بیان کررہے ہیں علماء اصول الحدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدلس کی روایت بالعنعنۃ حجت نہیں ہوتی جب تک حدیث کی صراحت نہ کرے۔ تو یہ استدلال درست نہیں ہے۔

ثانیاً: اسی روایت کو امام حاکم اور ان سے امام بیہقی نے بروایت سفیان روایت کیا ہے اس کے لفظ یہ ہیں (کان یرفع یدیه فی التکبیر) اور اس میں ثم لایعود کے لفظ نہیں ہیں حافظ ابن حجر درایہ فی تخریج احادیث الهدایه میں اس کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں وقد رواه الثوری وهو المحفوظ (ص۸۵) یعنی ثوری کی روایت جس میں ثم لا یعود کے لفظ نہیں ہیں وہ محفوظ ہے اور ثم لایعود والی روایت غیر محفوظ ہے۔

ثالثاً: یہ اثر اس مرفوع صحیح حدیث کے معارض بھی ہے جس کو طاؤس نے عن ابن عمر ان عمر کان یرفع یدیه فی الرکوع عند والرفع منه ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اورامام حاکم فرماتے ہیں(ان ھـذہ روایة شاذة لایقوم بھاحجة)یعنی یہ روایت شاذ ہےاوراس سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

تارکین رفع الیدین(عند الرکوع والرفع منه) کی پانچویں دلیل

قال النبی ﷺ اسکنوا فی الصلوة . (رواہ مسلم ص۱۸۱جلدا)

''یعنی نبی اکرمﷺ نے فرمایانماز میں سکون اختیارکرو''

اس حدیث کوامام مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کیاہے پوری حدیث ملاحظہ ہو،

عـن جـابـر بن سمرة قال خرج علینا رسول الله ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوة الخ

''یعنی جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو دیکھتاہوں کہ تم اپنے ہاتھوں کواٹھاتے ہوجیسے کہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز میں سکون اختیارکرو''

اولاً امام مسلم نے اس حدیث کوباب **الامر بالسکون فی الصلوة والنھی عن الاشـارـة بـالیـد ورفعھا عند السلام** کےتحت روایت کیاہےجس سےصاف صاف ظاہر ہے کہ جس رفع الیدین سے نبی اکرم ﷺ نےمنع فرمایاہے وہ سلام پھیرنے کے وقت کا ہےاوراسی رفع الیدین سےسکون کاحکم دیاہےاگراس کاتعلق رفع الیدین (**عـنـد الـرکـوع والـرفع منه**)سے ہوتا،توامام مسلم اس روایت کواس باب کےتحت روایت نہ کرتے ۔ بلکہ ترک رفع الیدین عندالرکوع والرفع منہ کاباب باندھ کراس کو بیان کرتے تاکہ تارکین رفع الیدین کی بھی کچھ دلجوئی ہوجاتی ۔لیکن ایسانہیں کیا کیونکہ امام مسلم حدیث کوروایت کررہے ہیں وہ ہم سےزیادہ اس روایت کوجانتےاورسمجھتے ہیں۔**لان صـاحب البیت ادری بما فیه ۔**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ثانیاً　　یہ حدیث طویل حدیث سے مختصر ہے جو کہ امام مسلم نے اسی باب کے تحت طویل حدیث کو روایت فرمایا ہے اور امام نسائی نے بھی سنن نسائی میں اس طویل حدیث کو ذکر کیا اور اس پر (باب السلام بالیدین) باب باندھا ہے اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ صورت مخصوصہ ہے جس سے سکون کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلم کی حدیث طویل ملاحظہ ہو،

عن جابر بن سمرة قال كنااذا صلينا مع رسول الله ﷺ قلنا السلام عليكم ورحمة الله ،السلام عليكم ورحمة الله واشاره بيده الى الجانبين فقال رسول الله ﷺ علام تومون بايديكم كانها اذناب خيل شمس انما يكفى احدكم ان يضع يده على فخده ثم يسلم على اخيه من عن يمينه وشماله . (رواہ مسلم ص ۱۸۱ جلد ۱، النسائی ص ۱۵۵ جلد ۱)

یعنی جابر بن سمرہ فرماتے ہیں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ہم جب سلام پھیرتے تھے تو ہاتھوں سے دونوں طرف اشارے کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیوں کرتے ہو جیسا کہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں بے شک تم کو یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھو اور اپنے بھائی پر سلام کہو جو دائیں بائیں ہیں۔

ثالثاً:　　ابن حبانؒ فرماتے ہیں، **ان القوم انما امرو بالسكون فى الصلوة عند الاشارة بالتسليم دون رفع الثابت عند الركوع ثم رواه كنحوروابة مسلم** امیر المحدثین امام بخاریؒ فرماتے ہیں **اما احتجاج بعض من لا يعلم بحديث جابر سمرة قال داخل رسول ﷺ ونحن رفعوا ايدينا (الحديث)فانما كان هذا فى التشهد لا فى القيام كان يسلم بعضهم على بعض فنهى النبى ﷺ عن رفع الايدى فى التشهد ولا يحتج بهذا (اى على منع الرفع عند الركوع والرفع منه) من له حظ من العلم هذا معروف مشهور لا اختلاف منه . ا**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یعنی اس حدیث سے جوشخص کچھ علم رکھتا ہے استدلال نہیں کرسکتا رفع الیدین کے ترک پر

رابعاً: الشیخ عابد بن احمد السندی الحنفی فرماتے ہیں **اماحدیث مالی اراکم رافعی ایدیکم الخ فلا یلیق الاستدلال بھذا الحدیث فی نفی الرفع فافھم ۔**

یعنی اس حدیث سے ترک رفع الیدین پر استدلال کرنا لائق نہیں ہے۔

خامساً: اگراس روایت سے تارکین رفع الیدین(**عند الرکوع والرفع منہ**)کا استدلال فرضاً تسلیم بھی کرلیا جائے تواس سے تارکین کے مسلک کا ہی جنازہ نکلنے کا خدشہ ہے

اولاً: تو اس لئے کہ تارکین رفع الیدین کے نزدیک تکبیرات عیدین میں رفع الیدین ثابت ہے اور تارکین اس کے قائلین بھی ہیں تو اس حدیث سے مطلقا نماز میں رفع الیدین کا منع ہونے کے استدلال سے تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کرنا جاتا رہے گا حالانکہ وہ اس کے قائل ہیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کسی نے خوب کہا ہے

فر من المطر وقام تحت المیزاب .

ثانیاً: تارکین وتر کی تیسری رکعت میں رفع الیدین کرنے کے قائل ہیں تو اس حدیث سے مطلقا نماز میں رفع الیدین نہ کرنے کے استدلال سے تارکین کو چاہئے کہ وہ وتر کی تیسری رکعت میں رفع الیدین کرنا چھوڑ دیں۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھنے تو دے
ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

تارکین رفع الیدین(**عند الرکوع والرفع منہ**)کی چھٹی دلیل

تارکین رفع الیدین(**عند الرکوع والرفع منہ**)کو ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مناظرہ سے بھی سہارا لیتے ہیں **اخرجہ ابو محمد البخاری عن محمد بن ابراھیم بن زیادالرازی عن سلیمان الشاذکونی قال سمعت سفیان بن**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عیـنة یـقـول اجتـمـع ابـوحنیفة مع الاوزاعی بمکة فی دار الحناطین فقال الاوزاعـی مـالـکـم لاتـرفعون عند الرکوع و الرفع منه ؟فقال لاجل انه لم یـصـح عـن رسـول الـلـه ﷺ فـقال الاوزاعی کیف لم یصح وقد حدثنی الـزهـری عن سالم عن ابیه ابن عمر ان رسول الله ﷺ کان یرفع یدیه اذا افتتـح الـصـلـوة وعند الرکوع وعند الرفع منه فقال ابوحنیفة حدثنا حماد عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن عبدالله بن مسعود ان النبی ﷺ کان لا یـرفـع یـدیـه الا عـنـد الافتتـاح ثـم لایعود فقال الاوزاعی احدثک عن الـزهری عن سالم عن ابیه وتقول حدثنی حماد عن ابراهیم فقال ابوحنیفة کـان حـمـاد افـقـه مـن الـزهری وکان ابراهیم افقه من سالم وعلقمة لیس بـدون ابـن عـمر ای فی الفقه وان کان لابن عمر صحبته وله فضل صحبته ولـلاسـود فـضـل کثیـر و عبدالله بن مسعود .انتهی (فتح القدیر شرح ھدایہ ص ۲۱۹ جلد ا،عنایۃ شرح ھدایہ ص ۲۱۸ جلدا،مبسوط سرخسی ص ۱۴ جلدا)

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی دونوں مکہ میں دارالحناطین میں جمع ہوئے تو امام اوزاعی نے کہا کہ تم رفع الیدین کیوں نہیں کرتے تو امام صاحب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے تو امام اوزاعی نے کہا کیوں ثابت نہیں حالانکہ مجھ کو زھری نے عن سالم عن ابیہ ابن عمر بیان فرمایا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے اور رکوع جاتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ تو امام ابوحنیفہ نے کہا ہم کو حماد نے عن ابراہیم عن علقمہ والاسود عن عبداللہ بن مسعود بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صرف پہلی دفعہ ہی رفع الیدین کرتے تھے۔ دوبارہ نہیں کرتے تھے تو امام اوزاعی نے کہا میں تجھے عن الزھری عن سالم عن ابیہ بیان کرتا ہوں آپ عن حماد عن ابراہیم عن علقمہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والاسودعن عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں تو امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ حماد زھری سے زیادہ فقیہہ ہے اور ابراہیم اسود سے زیادہ فقیہہ ہے اور علقمہ عبداللہ بن عمر سے فقہ میں کم نہیں اگرچہ عبداللہ بن عمر صحابی ہیں لیکن علقمہ کو عبداللہ بن مسعودؓ کی صحبت کا شرف حاصل ہے اور اسود کو بہت فضیلت حاصل ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ تو پھر عبدللہ بن مسعود ہی ہیں۔

اولاً: اس مناظرہ کی سند کے پہلے راوی ابومحمد البخاری الحارثی ہیں جن کا نام عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی البخاری (م ۳۴۰) ان کے متعلق علامہ ذہبی میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں فرماتے ہیں (**عبدالله بن محمد) بن يعقوب الحارثي البخاري الفقيه عرف بالاستاذ اكثر عنه ابو عبدالله بن مندة وله تصانيف قال ابن الجوزي قال ابو سعيد الرواس يتهم بوضع الحديث وقال احمد السليماني كان يصنع هذا الاسناد على هذا المتن وهذا المتن على هذا الاسناد وهذا ضرب من الوضع وقال حمزة السهمي قال حمزه السهمي سالت ابازرعة احمد بن الحسن الرازي عنه فقال ضعيف .وقال الحاكم هو صاحب عجائب عن الثقات وقال الخطيب لا يحتج به وقال الخليلي يعرف بالاستاذ له معرفة بهذا الشان وهو لين ضعفوه حدثنا عنه الملاحي واحمد بن محمد البصير بعجائب**۔ (میزان الاعتدال ص ۴۹۷ جلد ۲)

یعنی امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ابوسعید رواس نے فرمایا کہ ابومحمد البخاری حدیثیں وضع کرنے کے ساتھ متہم ہے احمد سلیمانی نے کہا کہ یہ کسی سند کو کسی متن پر اور کسی متن کو کسی سند کے ساتھ جوڑ دیتا تھا اور یہ بھی وضع حدیث کی قسموں میں سے ایک قسم ہے اور حمزہ سہمی کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے ابومحمد البخاری کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا وہ ضعیف راوی ہے اور امام الحاکم فرماتے ہیں یہ ثقات راویوں سے عجیب باتیں بیان کرتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اورخطیب بغدادی نے کہا کہ اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور خلیلی نے کہا کہ یہ لین ہے محدثین نے اس کوضعیف کہا ہے۔

ثانیاً: اس مناظرہ کی سند کے دوسرے راوی محمد بن ابراہیم بن زیاد الرازی کا حال سماعت فرمائیں علامہ ذہبی فرماتے ہیں (**محمد بن ابراهيم**) **بن زيادالطيالسى الرازى المحدث الجوال عن ابراهيم بن موسى الفراء ويحيى بن معين وعنه الجعابى وجعفر الخلدى وعدة ضعفه ابواحمد الحاكم وقال لو اقتصر على سماعه وقال الدارقطنى متروك**۔ (میزان الاعتدال ص۱۲ جلد۳)

یعنی اس کو امام ابواحمد الحاکم نے ضعیف کہا ہے اور امام دارقطنی نے اس کو متروک کہا ہے اور لسان المیز ان میں علامہ ابن حجرؒ نے دارقطنی کا قول نقل کیا ہے **وقال الدارقطنى دجال يضع الحديث** (لسان المیز ان ص۲۲ جلد۵) یعنی امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم بن زیاد دجال آدمی ہے اور حدیثیں خود گھڑ لیتا تھا۔

ثالثاً: اس مناظرہ کی سند کے تیسرے راوی سلیمان بن داؤد الشاذ کوفی البصری ہیں ان کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں، **سليمان بن داؤد المنقرى الشاذ كوفى البصرى الحافظ ابو ايوب كذبه ابن معين قال ابو حاتم متروك الحديث وقال النسائى ليس بثقة وقال صالح بن محمد الحافظ ما رايت احفظ من الشاذ كوفى وكان يكذب فى الحديث و قال البخارى فيه نظر**۔

(میزان الاعتدال ص۴۱۳ جلد۱)

یعنی شاذ کوفی کو ابن معین نے کذاب کہا ہے اور ابوحاتم نے متروک الحدیث اور امام نسائی نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے اور صالح بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے اور امام بخاری نے کہا ہے فیہ نظر اور ابن ہمام حنفی فرماتے ہیں جب امام بخاری کسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

راوی کے متعلق فیہ نظر کہیں تو اس کی حدیث سے نہ تو احتجاج اور نہ استشہاد اور نہ ہی اعتبار کیا جائے گا اور امام بخاری نے سلیمان شاذ کوفی کو فیہ نظر کہا ہے۔

اس لئے نہ تو اس کی حدیث سے احتجاج کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی استشہاد میں پیش کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کو اعتبارات میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

رابعاً: ابن الترکمانی حنفی جوھر النقی میں اسی مناظرہ کے متعلق فرماتے ہیں جس میں سلیمان الشاذ کوفی واقع ہے **قال الرازی لیس بشیء متروک الحدیث وقال البخاری هو عندی اضعف من کل ضعیف وقال ابن معین لیس بشی وقال مرة کان یکذب و یضع الحدیث۔** (جوھر النقی ص۸۲ جلد۲)

یعنی ابن الترکمانی حنفی فرماتے ہیں ابوزرعہ الرازی نے کہا ہے کہ سلیمان الشاذ کوفی کچھ چیز بھی نہیں اور متروک الحدیث ہے اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ سلیمان الشاذ کوفی میرے نزدیک تمام ضعیف راویوں سے زیادہ ضعیف ہے اور یحیی بن معین فرماتے ہیں کہ سلیمان کوئی چیز نہیں اور پھر فرمایا کہ یہ کذاب اور جھوٹی حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔

تو یہ اس مناظرہ کا حال تھا جو آپ نے ملاحظہ فرمایا اب اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے پر اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ستبدی لک الایام ما کنت جاهلا

ویاتیک بالاخبار من لم تزود

هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب

ابوذرزکریا الشیخوبوری وغلام الله ضیاء الشیخوبوری

متعلما الجامعة المحمدیه جی تی رود کوجرانواله

الباکستان الغربی بتاریخ ۱۴۰۱/۷/۲۵

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com